بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس بارہ میں کہ مسمی واجد حسین عباسی صاحب نے اپنی زوجہ مسماۃ نوشین خالد کو سات طلاقیں دی ہیں انھوں نے دارالقضاء شرعی جماعۃ الدعوۃ اسلام آباد سے یہ فتویٰ حاصل کر کے رجوع کرلیا ہے۔

فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:

شریعت اسلامیہ میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق شمار کیا جاتا ہے۔صحیح مسلم کتاب باب الطلاق ،صحابی رسول رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک طلاق ہوئی ہے چاہو تو رجوع کرلو پھر صحابی نے رجوع کرلیا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۹،ص۴۵۰)

.... مفتی ابوالحسن جواد عبدالباسط، دارالقضاء والافتاء اسلام آباد

اس فتویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ حدیث رکانہ کی ضرور وضاحت کریں۔ اگر حضرت عبداللہ بن عباس کے ذاتی فتاویٰ ہوں کہ تین طلاق ایک مجلس میں اکٹھی دیں تو تین ہی واقع ہوتی ہیں وہ ضرور لکھیں کہ عباسی خاندان سے سائل کا تعلق ہے۔

سائل: حافظ سید محمد عاصم شہزاد عباسی
نائب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن، اپر دیول مری
ومشیر جامعہ حمیدیہ، بہارہ کہو، اسلام آباد

الجواب بعون الوھّاب

﴿۱﴾ شریعت اسلامیہ میں طلاق کی ایک حد متعین ہے وہ زیادہ سے زیادہ تین طلاق ہیں اگر کوئی سو (۱۰۰) طلاق بھی دے گا تو واقع تین ہی ہوں گی باقی شرعی حد سے تجاوز ہوگا جو کہ مستقل گناہ اور نافرمانی ہے۔ البتہ دو طلاق الگ الگ دے یا اکٹھی دے تو عدت میں شوہر کو رجوع کا حق شرعاً حاصل ہے لیکن تین الگ الگ دے یا اکٹھی دے قرآن وسنت اور اجماع سلف صالحین کی روشنی میں علامہ ابوبکر جصّاص رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین طلاق اکٹھی دینا اگرچہ گناہ کبیرہ ہے مگر شرعاً تین ہی واقع ہوں گی دیکھیے احکام القرآن: فالکتاب و السنّۃ و اجماع السلف الصالحین توجب ایقاع الثلاث معًا و ان کان معصیۃً (ج۱، ص۳۸۸)۔

''ایک مجلس کی تین طلاق'' پر اختصار کے ساتھ صرف ایک آیت ملاحظہ ہو:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاکٌ بِمَعۡرُوۡفٍ ...... (سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۲۲۹)

طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر دستور کے مطابق روک لے یا بہتر طریقہ سے چھوڑ دے۔

یہ آیت کریمہ عام ہے کہ ایک مجلس میں دو طلاق اکٹھی دی جائیں یا الگ الگ مجلس میں طلاق دے شرعاً واقع ہوجائیں گی لہٰذا جب دو اکٹھی واقع ہوجاتی ہیں تو تین طلاق بھی ایک مجلس میں اکٹھی واقع ہوجاتی ہیں۔

(۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صحیح بخاری شریف میں اکٹھی تین طلاقوں کے واقع ہونے پر اسی آیت سے دلیل پکڑی ہے، عبارت یہ ہے: باب من اجاز طلاق الثلاث لقولہ تعالٰی: الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (ج۲،ص۷۹۱)۔

(۲) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تین طلاق اکٹھی واقع ہونے پر اسی آیت مذکورہ سے یوں استدلال کیا ہے کہ جب دو طلاق اکٹھی واقع ہونا درست ہے تو تین طلاق اکٹھی واقع ہونا بھی درست ہے۔ عبارت یہ ہے: و فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: وجہ الاستدلا ل بہ ان قولہ تعالٰی (الطلاق مرتان) معناہ مرۃ فاذا جاز الجمع بین ثنتین جاز بین الثلٰث (ج۲۰، ص۲۳٤، طبع مصر)۔

(۳) جماعت اہلحدیث وہابیہ کے بزرگ عالم اور امام ابن حزم بھی ہمارے موقف کی تائید کررہے ہیں دیکھیے ان کی معتبر کتاب ''اَلۡمُحَلّٰی لِاِبۡنِ حَزۡمٍ'' کہ یہ

آیت (الطلاق مرتان) بیک وقت دی گئی تین طلاقوں اور الگ الگ دی گئی تین طلاقوں دونوں پر صادق آتی ہے اور اس آیت کو بغیر کسی نص کے طلاق کی بعض صورتوں کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں ہے۔ عربی عبارت یہ ہے: (الطلاق مرتان) ...... فهذا يقع على الثلاث مجموعة و مفرقة و لا يجوز ان يخصّ بهذه الاٰية بعض ذلك دون بعض بغير نص۔ (ج ۱۰، ص ۱۷۰، ط: مصر) نیز اسی المحلّی میں ہے کہ آیت کریمہ "الطلاق مرتان" میں طلاق کی ترتیب کو نہیں بیان کیا گیا بلکہ تعدادِ طلاق کو بیان کیا گیا اس لیے اس آیت کو صرف الگ الگ دو طلاق دینے پر چسپاں کرنا غلطی ہے لہٰذا مرتان سے دو اکٹھی طلاق دینا بھی مراد ہے۔

عبارت یہ ہے: و اما قولهم معنٰى قوله الطلاق مرتان ان معناه مرة بعد مرة فخطاء بل هذا الاية كقوله تعالٰى نؤتها اجرها مرتين اى مضاعفًا معًا (ج ۱۰، ص ۱۶۸)

(۴) اسی طرح جماعت اہلحدیث کے سرپرست علامہ ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ میں اسی آیت کی تفسیر ہماری تائید میں ہے ملاحظہ ہو، ارشاد ہے: الطلاق مرّتان ...... اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ طلاق بدفعات (الگ الگ تین طُہروں میں) دی جائے تاکہ رجعت (رجوع کرنے) کا اختیار باقی رہے ایک ساتھ طلاق دینے سے رجعت کا اختیار سلب (ختم) ہوتا ہے اسی طلاق کو بِدْعِیْ کہتے ہیں (ج ۲، ص ۲۴۱، طبع لاہور) یعنی تین طلاق ایک ساتھ دے دیں تو رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے اور عورت شوہر کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے خوب کہا ہے ؎

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی — اگر تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

ایک اہم اصول اور احادیث مبارکہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم ہے تم پر میرا طریقہ اور خلفاءِ راشدین کا طریقہ۔ حدیث یہ ہے: قال عليه السلام...... عليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين ...... (صحیح ابن ماجہ، ص ۲) اس اصول کے مطابق سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں اس کے بعد حضرات خلفاء راشدین میں خاص طور پر حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنھم کے ارشادات نقل کریں گے۔

(۱) چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے جب ایسے آدمی کے بارہ میں پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوں تو آپ ارشاد فرماتے: اگر ایک یا دو بار طلاق دی ہو تو (عدت میں) رجوع کرنا حلال ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے اور اگر تین طلاق دی ہوں (اکٹھی یا الگ الگ) تو عورت (مرد پر) حرام ہو جاتی ہے جب تک دوسرے کسی شخص سے نکاح (اور صحبت) نہ کر لے۔ (یعنی ایسی عورت کو دو عدتیں گزارنا ہوں گی تب پہلے کے لیے حلال ہوگی ایک عدت پہلے شوہر کی تین حیض پھر کسی اور سے نکاح و صحبت و طلاق کے بعد تین حیض بطور عدت گزارنے کے بعد نئے حق مہر اور نئے نکاح کے ساتھ پہلے شوہر کی طرف لوٹ سکتی ہے۔) حدیث یہ ہے: كان ابن عمر اذا سئل عمّن طلّق ثلاثًا قال لوطلقت مرّة او مرتين فان النبى ﷺ امرنى بهذا (المراجعة) فان طلقها ثلاثًا حرمت حتى تنكح زوجًا غيره (ج ۲، ص ۷۹۲، كتاب الطلاق، مسلم شريف، ج ۱، ص ۴۹۶، كتاب الطلاق)

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تھیں تو مطلقہ عورت نے (بعد عدت) کسی اور سے نکاح کر لیا تو اس کو دوسرے شوہر نے بغیر صحبت کیے طلاق دے دی چنانچہ اس عورت کا مسئلہ پوچھا گیا کہ کیا یہ پہلے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہاں تک وہ دوسرا شوہر صحبت کرتا (پھر طلاق دیتا) جیسا کہ پہلے شوہر نے صحبت کی۔ صحیح بخاری شریف میں ہے:

عن عائشة رضى الله عنها ان رجلًا طلق امرأته ثلاثًا فتزوجت فطلق فسئل النبى صلى الله عليه وسلم اتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاوّل (ج ۲، ص ۷۹۱، مسلم شريف، ج ۱، ص ۴۶۳، نسائى شريف، ج ۲، ص ۱۰۱، بلوغ المرام، ص ۷۵، ط: دهلى)

محدثین نے اس حدیث سے تین طلاق اکٹھی کا حکم سمجھا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری شرح بخاری (ج ۹، ص ۳۰۱)، عمدۃ القاری شرح بخاری میں بھی یہی ہے (ج ۶، ص ۲۳۷)

(۳) صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عویمر انصاری اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کا معاملہ ہوا جب وہ لعان سے فارغ ہوئے تو انھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں۔ (ج۲، ص۷۹۱، کتاب الطلاق) یہی راوی حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا تو آپ ﷺ نے ان تین طلاقوں کو نافذ فرما دیا۔ (صحیح ابوداؤ شریف، ج۱، ص۲۳۲، باب فی اللعان)

(۴) امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح ابن ماجہ میں باب ذکر کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے ایک مجلس میں تین طلاق دیں (باب من طلق ثلاثًا فی مجلس واحدٍ) ۔ اور اس کے تحت حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قصہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کو ان کے شوہر نے تین طلاق دے دی تھیں...... اللہ کے رسول ﷺ نے ان تین طلاقوں کو نافذ فرما دیا۔ (کتاب الطلاق، حدیث نمبر ۲۰۲٤)

ے "للعاقل تکفیه الاشارة — والسفیه لاتفیده العبارة"

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کے فتاویٰ:

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط بنام حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ:

جو شخص اپنی بیوی سے یوں کہے کہ تجھے تین طلاق ہیں تو وہ تین طلاق ہی ہوں گی۔ عبارت یہ ہے: من قال انتِ طالق ثلاثًا فھی ثلاثٌ۔)سنن سعید بن منصور، ج۳، ص۲۵۹، رقم الحدیث: ۱۰٦۹)

(۲) تین طلاق اکٹھی دینے والے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سزا دینا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاق دی ہیں تو آپ اُس کی خوب پٹائی کرتے اور اس میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔ روایت یہ ہے: عن انس ...... اوجعہٗ ضربًا و فرّق بینھما (مصنف ابن ابی شیبة، ج۵، ص۱۰، باب من کرہ ان یطلق الرجل)۔

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے تو آپ نے فرمایا تیری بیوی تجھ سے تین طلاق کے ساتھ الگ ہو گئی ہے (بقیہ تجھ پر گناہ ہے)۔ (محلّی ابن حزم، ج۱۰، ص۱۷۲، زاد المعاد، ج۲، ص۲۵۹، طحاوی شریف، ج۲، ص۳۰)

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تیری بیوی تجھ سے تین طلاق کے ساتھ جدا ہو چکی ہے (بقیہ تجھ پر گناہ ہے)۔ (سنن کبریٰ بیھقی، ج۷، ص۳۳۵، محلّی ابن حزم، ج۱۰، ص۱۷۲، زاد المعاد، ج۲، ص۲۵۹، مصنف ابن ابی شیبة، ج۵، ص۱۳) جماعت اہلحدیث کے امام علامہ شوکانی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین طلاق اکٹھی ہونے کے قائل تھے۔ (نیل الاوطار، ج٦، ص۱۹۷)

ے پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر — مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

ائمہ اربعہ کا اجماع:

سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کی چاروں فقہ متفق ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاق شرعاً تین ہی واقع ہوتی ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

(۱) فقہ حنفی کا معتبر فتاویٰ شامی (ج۳، ص٤۳٤، ط: ملتان)

(۲) فقہ مالکی کی معتبر کتاب بدایة المجتھد (ج۲، ص٤٦، ط: بیروت)

(۳) فقہ حنبلی کی معتبر کتاب المغنی لابن قدامہ (ج۷، ص۲۸۲، ط: بیروت)

(۴) فقہ شافعی کے ترجمان علامہ نووی نے بھی اسی طرح لکھا: شرح نووی علی المسلم (ج۱، ص٤۷۸، ط: نور محمد کراچی)

لہٰذا تین طلاق اگر دی جائیں جیسا کہ صورت مسئولہ میں دی گئیں تو اس صورت میں عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے، رہن سہن اور رجوع کسی طرح بھی شرعاً درست نہیں ہے بغیر تحلیل شرعی ہونے کے دوبارہ نکاح کرنا بھی حرام ہے۔

تین طلاق کے بعد رجوع کا فتویٰ دینے والے کا شرعی حکم:

(۱) محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور اسے کسی (مفتی) نے فتویٰ دیا کہ رجوع کرلو اس بنا پر اس نے تین طلاقوں والی عورت سے صحبت کر لی تو جس نے فتویٰ دیا ہے اسے عبرتناک سزا دی جائے گی اور مرد وعورت کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی اور اس ناجائز صحبت کا تاوان بھی برداشت کرنا پڑے گا۔(مصنف عبدالرزاق، ج۷، ص۳۴۰)

(۲) فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے کہ اگر کسی نے تین طلاقیں دیں اور پھر اس عورت سے رجوع کرلیا اور کچھ مدت گزرنے کے بعد اس نے اس سے صحبت کی تو اس پر بالاجماع حد زنا جاری ہوگی۔عبارت یہ ہے:لو طلقها ثلاثًا ثم راجعها ثم وطئها بعد مضى المدة يحدا جماعًا (ج۲، ص۱۳۸)

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں سعودی حکومت کا اہم فیصلہ:

حکومت سعودیہ نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ حرمین شریفین اور عرب کے دیگر علماء کرام پر مشتمل ایک تحقیقی مجلس قائم کر رکھی ہے جس کا فیصلہ تمام ملکی عدالتوں میں نافذ ہے بلکہ خود بادشاہ بھی اس کا پابند ہے اس مجلس میں تین طلاق اکٹھی دے دینے کا مسئلہ پیش ہوا مجلس کے علماء کرام نے اس مسئلہ سے متعلق قرآن وحدیث اور تفاسیر کی سینتالیس کتابیں کھنگالنے اور سیر حاصل بحث کے بعد صاف اور واضح الفاظ میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ''ایک مجلس میں ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقیں بھی تین ہی ہیں''۔ یہ بحث ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ میں ہوئی تھی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔(موجودہ جماعت اہلحدیث چونکہ اکثر اختلافی مسائل میں اہل حرمین کے عمل کو بطورِ حجت پیش کرتے ہیں یہ فیصلہ بھی علماء حرمین کا ہے اس لیے جماعت اہلحدیث پر حجت ہے اور قوی امید ہے کہ عقل و دانش سے کام لیتے ہوئے تسلیم کریں گے۔)(مجلّہ البحوث الاسلامیہ، رئیس التحریر عثمان الصالح طبع الریاض، یہ پورا رسالہ عربی زبان میں ۲۱۱ صفحات پر مشتمل خیر الفتاویٰ، ج۵، ص۴۴۹ سے لے کر ۶۶۰ پر چھپ چکا ہے)

فتح الباری شرح صحیح بخاری کی حدیث رکانہ اصل میں مسند احمد (ج۱،ص۲۶۵) پر ہے، اس پر مختصر تبصرہ لیجیے:

(۱) مسند احمد کی روایت کو امام بخاری نے ''مضطرب ومُعلّل'' قرار دیا ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر نے لکھا ہے(التلخيص الحبير، ج۳، ص۲۱۳، ط:مصر) لہٰذا اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔

(۲) علامہ ابن البر نے اپنی کتاب التمہید میں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(۳) علامہ ابوبکر رازی نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے(احکام القرآن، ج۱، ص۳۸۸)

(۴) علامہ ابن ہمام نے بھی مسند احمد کی روایت کو ''غیر معتبر'' قرار دیا ہے اور کہا کہ صحیح روایت وہ ہے جس کو امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جس میں رکانہ سے ایک کا ذکر ہے وہ ''طلاق بتّہ'' ہے۔(فتح القدیر، ج۳، ص۳۳۱)

(۵) علامہ ابن جوزی نے بھی مسند احمد کی روایت کو ''غلط'' قرار دیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ''مجروح راوی'' ہے (جس کو امام مالک نے ''دجّال'' کہا ہے)، دوسرا راوی داؤد وہ اس سے ''زیادہ ضعیف'' ہے۔(العلل المتناهيه فى الاحاديث الواهيه، ج۲، ص۱۵۱)

لہٰذا مسند احمد کی روایت کا حوالہ دے کر مسلم قوم کو گمراہ کرنا حرام اور ناجائز بات ہے، جھوٹی احادیث پیش کرنے سے شرم کریں اور اپنی آخرت خراب نہ کریں۔

صحیح مسلم (ص۴۹۷) میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت تین طلاق ایک سمجھی جاتی تھی اُس کا حل ذیل میں ہے:

نمبر(۱): عظیم محدث وفقیہ علامہ زاہدالکوثری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلم شریف کی روایت ابن عباس کا ایک راوی ''طاؤس'' نامی ہے ان کا بیٹا (محدث تھا) اپنے شاگرد حضرت معمر کو کہنے لگا کہ جو شخص تمھیں (میرے والدگرامی) طاؤس کے بارے میں یہ بتائے کہ وہ تین طلاق کے ایک ہونے کی روایت کرتے تھے تو اُس شخص کو اس بیان میں جھوٹا سمجھو (اس لیے طاؤس کے حوالہ سے مسلم کی یہ روایت صحیح نہیں ہے)۔(بحوالہ کتاب الاشفاق علٰی احکام الطلاق فی الرد علٰی من یقول ان الثلاث واحدۃ، ص۳۰۹)

نمبر(۲): عظیم محدث علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت طاؤس راوی کا وہم ہے اور غلطی پر مبنی ہے (اس لیے بطورِ دلیل پیش کرنا انتہائی نفسانی دھوکا ہے)۔عربی عبارت یہ ہے: عن ابن عبدالبر انه قال رواية طاؤس وهمٌ و غلطٌ۔ (تفسیر القرطبی، ج۳، ص۱۲۹، طبع مصر ۱۳۵٤ھ)

نمبر(۳): یہ روایت اس لیے بھی قابل اعتبار نہیں ہے کہ اس روایت کے قائل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا خود بھی اس پر عمل نہیں بلکہ تین طلاق ایک شمار کی جانے کے خلاف کثیر فتاویٰ جاری فرمائے (جو آگے آرہے ہیں) جن کا مفہوم یہی ہے کہ تین طلاق دی جائیں تو تین ہی سمجھیں ایک خیال نہ کریں، جبکہ محدثین وفقہاء کے نزدیک یہ اصول مسلّم ہے کہ جب راوی سے اپنی روایت کے خلاف فتویٰ یا عمل ثابت ہوجائے تو یہ اس کی روایت کے غیر معتبر ہونے کی دلیل ہے اس لیے یہ روایت دلیل نہیں بن سکتی۔عربی عبارت یہ ہے: امتناع الراوی عن العمل به مثل العمل بخلافه فیخرج عن الحجیة (نور الانوار، ص۹۸، و اصول سرخسی، ج۲، ص٦، طبع دکن)۔

بعض بدفہم اور نادان دوست اب بھی اس مذکور روایت کو عوام میں بغیر تحقیق کے بتا دیتے ہیں اور یوں تین طلاق دینے والا شوہر مطلقہ زوجہ سے ساری زندگی حرام گزارتا ہے جس میں جان بوجھ کر غلط فتویٰ دینے والا شرعاً برابر کا مجرم ہے (سنن دارمی، ج۱، ص۳۲)۔ الامان الحفیظ

نوٹ: چونکہ فریق مخالف نے صحیح مسلم اور مسند احمد کی حدیث کا حوالہ دیا ہے جس کے مرکزی راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ہیں، ذیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما کے فتاویٰ پیشِ خدمت ہیں تا کہ عام قارئین حضرات بھی ان فتاویٰ کو پڑھ کر اصل حقیقت معلوم کرسکیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما کی رائے یہی تھی کہ ایک مجلس کی تین طلاق تین ہیں، ایک نہیں۔ اور تین طلاق کے ایک طلاق واقع ہونے کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما کی طرف منسوب کرنا اُن کی رائے کے خلاف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کے چند فتاویٰ ملاحظہ ہوں:

(۱) سیدنا عبداللہ بن عباس نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! آپ فتویٰ دیں کہ آپ کے پاس الگ ہونے والی عورت آئی ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ایک طلاق اس کو بائنہ (جدا) کردے گی اور تین اس کو حرام کردیں گی یہاں تک کہ دوسری جگہ نکاح کرے اور حضرت ابن عباس نے بھی اسی کی مثل جواب دیا۔عربی عبارت یہ ہے:

قال ابن عباس رضی اللّٰه عنهما لابی هریرة رضی اللّٰه عنه افته یا باهریره فقد جاء تك معضلة فقال ابوهریره الواحدة تبنیها و الثلاث تحرمها حتی تنکح زوجًا غیره و قال ابن عباس مثل ذلك۔ (السنن الکبریٰ للبیهقی، ج۷، ص۳۳۵)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تجھ سے تیری بیوی جدا ہوگئی۔عربی عبارت یہ ہے:

سئل ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عمن طلق امراته مائةً قال عصیت ربك وبانت منك امراتك (سنن کبریٰ للبیهقی، ج۷، ص۳۳۷)

(۳) حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا بے شک میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہیں آپ نے فرمایا بیشک تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی اور شیطان کی اطاعت کی تو حضرت نے اس کے لیے اس پر کوئی گنجائش نہیں نکالی۔ مالک بن حارث فرماتے

ہیں میں نے عرض کیا آپ اس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہیں جو اس عورت کو شوہر کے لیے حلال کرے (حلال ہونے کا فتویٰ دے) تو فرمایا کہ جو اللہ سے چال بازی کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرے گا۔ عربی عبارت یہ ہے:

حدثنا ابراهيم بن مرزوق الى اٰخر السند عن مالك بن الحارث قال جاء رجل الى ابن عباس فقال ان عمى طلق امرأته ثلثًا فقال ان عمك عصى اللّٰه فاثمهٗ اللّٰه و اطاع الشيطٰن فلم يجعل له مخرجًا فقلت كيف ترىٰ فى رجل يحلهالهٗ فقال من يخادع اللّٰه يخادعهٗ (طحاوى شريف، ج٢، ص٣٧، مصنف ابن ابى شيبة، ج٥، ص١١، سنن سعيد بن منصور، ج٣، ص٢٥٨، اغاثة اللهفان، ج١، ص١٤٦)

(۴) حضرت محمد بن ایاس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو صحبت سے قبل ہی تین طلاق دے دیں پھر چاہا کہ اس سے نکاح کرلوں اس لیے مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا تو میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا وہ حضرت ابن عباس اور ابو ھریرہ کے پاس گیا دونوں نے فرمایا کہ اب تم اس سے نکاح نہیں کر سکتے یہاں تک کہ دوسرے آدمی سے نکاح کرے اس نے کہا میں نے تین سے نیت ایک طلاق کی کی تھی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تو تین طلاق (واضح) اکٹھی دے کر وہ گنجائش ختم کر دی جو تجھے حاصل تھی۔ عربی عبارت یہ ہے:

عن محمد بن اياس بن بكير انه قال طلق رجل امرأته ثلثًا قبل ان يدخل بهاثم بدأله ان ينكحها فجاء يستفتى قال فذهبت معه فسال ابا هريرة و ابن عباس فقالا لا ينكحها حتى تنكح زوجًا غيره فقال انما كان طلاقى اياها واحدة قال ابن عباس ارسلت من يدك ما كان لك من فضل (مؤطا امام محمد، ص٢٥٩، طحاوى، ج٢، ص٣٧، سنن كبرىٰ بيهقى، ج٧، ص٣٣٥، مؤطا امام مالك، ص٥٢١)

(۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی ہیں راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس خاموش ہو گئے، ہم نے گمان کیا کہ اس کی بیوی کو واپس کر دیں گے پھر فرمانے لگے کہ تم میں کوئی ایک بے وقوفی والا کام کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے ابن عباس، اے ابن عباس، اللہ رب العزت فرماتے ہیں:و من يتق اللّٰه يجعل لهٗ مخرجًا (سورة طلاق، آيت نمبر٢) جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں آپ اللہ سے ڈرے نہیں ہیں میں آپ کے لیے نکلنے کا راہ نہیں پاتا آپ نے اللہ کی نافرمانی کی ہے آپ کی بیوی آپ سے جدا ہو گئی ہے اور بے شک اللہ کا فرمان ہے:يٰايها النبى اذا طلقتم النساء فطلقوهن۔ عربی عبارت یہ ہے:

عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجاء ه رجل فقال انهٗ طلق امرأته ثلاثًا قال ...... انك لم تتق اللّٰه فلا اجد لك مخرجًا عصيت ربك و بانت منك امرأتك و ان اللّٰه قال يٰايها النبى اذا طلقتم النساء فطلقوهن۔ (سنن كبرىٰ، ج٩، ص٤٤٤، مترجم باب الاختيار للزوج......، حديث١٤٩٤٣، اخرجه ابوداؤد، ج١، ص٢٩٩)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے آخر میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پانچ شاگردوں کی اسناد ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ ان حضرات نے متفقہ طور پر ابن عباس سے نقل فرمایا ہے کہ انھوں نے تین طلاقوں کو نافذ فرما دیا تھا۔(ابوداؤد، ج١، ص٢٩٩)

(٦) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال ہوا جس نے ہزار طلاق اپنی بیوی کو دی ہے تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیا اور باقی تیرے ذمہ گناہ ہے جو تو نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا ہے۔ عربی عبارت یہ ہے:

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس فى رجل طلق امرأته الفًا قال امّا ثلاثٌ فتحرم عليك امرأتك و بقيتهن عليك وزرٌ اتخذت اٰيات اللّٰه هزوًا۔ (سنن كبرىٰ للبيهقى، ج٩، ص٤٤٥)

(٧) حضرت عمر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس اور ابن شھاب زھری وغیرہ کہتے ہیں کہ جس نے تین طلاق دی اپنی زوجہ کو قبل از رخصتی وخلوت صحیحہ تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور وہ شوہر کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ شوہر کے علاوہ اور کسی سے نکاح کرے۔ عربی عبارت یہ ہے:

كان عمر و ابو هريرة و ابن عباس و ابن شهاب زهرى وغيرهم يقولون من طلق امرأته قبل الدخول بها ثلاثًا لم تحل لهٗ حتى تنكح زوجًا

غیرہ (کشف الغمہ للشعرانی، ج۱، ص۱۰۱)

تین طلاق ایک ہونے کا مذہب کس کا ہے؟ ملاحظہ ہو:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا فرملعون کہتا ہے کہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین طلاق ایک ہے، دیکھیے: فتاویٰ احمدیہ (ج۱ص۸۸)

(۲) شیعہ اثناعشریہ امامیہ جن کے کفر پر پوری امت متفق ہے ان کا مذہب یہ ہے کہ ایک طلاق دو، یا سو طلاق دو ہمارے نزدیک ایک واقع ہوگی، دیکھیے ان کی معتبر کتاب فروع کافی (ج۶ص۷۱، طبع ایران) اور الاستبصار (ج۳ص۲۸۷، طبع ایران)

شیعہ حضرات اور جماعۃ الدعوۃ کے لیے بطورِ عبرت حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو:

اہلبیت رسول کا فتویٰ:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابان نے سوال کیا ایسے آدمی کے بارہ میں جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوں تو آپ نے فرمایا: وہ عورت اس سے جدا ہوگئی ہے اور وہ حلال نہیں رہی جب تک کہ وہ دوسرے کسی شخص سے نکاح نہ کرے تو حضرت ابان نے کہا میں لوگوں کو اس بات کا فتویٰ دے دوں تو آپ نے فرمایا: ہاں دے دو یعنی تین طلاق واقع ہونے کو شرعاً درست قرار دیا گیا (دارقطنی، ج۲ص۳۴۳) عربی عبارت یہ ہے:

عن ابان ابن تغلب قال سالت جعفر بن محمد عن رجل طلق امرأته ثلاثًا فقال بانت منه و لا تحل له حتى تنكح زوجًا غيره فقال أُفتى الناس بهذا؟ قال: نعم۔

اگر اب بھی جماعۃ الدعوۃ کو شیعہ مذہب کی پیروی کا شوق ہے تو اُن کا ایک اور مسئلہ ملاحظہ ہو جس پر جماعت اہلحدیث تقریباً سب کا عمل ہے اس کو بھی صحیح مان لیں، امام جعفر صادق کے حوالہ سے شیعہ کی معتبر کتاب "من لا يحضره الفقيه" (ج۱، ص۷۵، قبيل باب غسل الميّت) میں ہے کہ جو شخص مٹھی بھر سے لمبی ڈاڑھی رکھے گا وہ جہنمی ہے۔ لہٰذا توبہ کریں اور اہلسنت کے مذہب کا احترام کریں، حرام خوری سے بچیں۔ خذ هذا المقال ...... و لا تقع فى القيل و القال

.... فقط والله الحق وهو يهدى الى الحق، و الحق احق ان يتبع فماذا بعد الحق الا الضلال فانّى يصرفون

کتبہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفر له الغنی

غرہ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ



(جاری......)

تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم العالی

(مہتمم وصدر مفتی جامعہ حقانیہ، ساہیوال ضلع سرگودھا)

باسمہٖ سبحانہٗ و تعالیٰ

احقر نے مولانا محمد اعظم ہاشمی سلمہٗ کا جواب حرفاً حرفاً پڑھا، ماشاء اللہ انھوں نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں بھی واقع ہو جاتی ہیں اس کے بعد بغیر تحلیل شرعی کے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا، هذا هو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال، و الحق احق ان يتبع ،اہلِ حق کو حق کا اتباع واجب ہے انھیں غیر مقلدوں کے مغالطات میں نہیں آنا چاہیے ائمہ اربعہ اور جمہور اہل السنۃ کا مسلک یہی ہے جو اس تحریر میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور گمراہی سے بچائے آمین۔

فقط

احقر عبدالقدوس ترمذی غفر لہٗ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا